سوال

(333)نابالغ بچی کا نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مظفر گڑھ سے محمد اکبر لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی نابالغ بیٹی کا نکاح کردے تو کیا ایسا نکاح درست ہے۔ اگر بالغ ہو کر لڑکی اس نکاح کو تسلیم نہ کرے تو شرعی طور پر اس کا کیا حل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت کی رو سے بچپن کی حالت میں کیا ہوا نکاح صحیح اور درست ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح بھی بچپن کی حالت میں ہوا تھا۔ جیسا کہ احادیث میں اس کا ذکر موجود ہے۔ قرآن مجید نے بھی اس کے متعلق واضح اشارہ دیا ہے۔ البتہ نابالغہ کو یہ حق دیا گیا ہے کہ بالغ ہوجانے کے بعد اسے اختیار ہے چاہے تو سرپرست کے نکاح کو برقرار رکھے یا سے مسترد کردے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چند ایک لڑکیوں کو ایسے نکاح رد کردینے کا اختیار دیا تھا جوان کی مرضی کے خلاف کردیئے گئے تھے چنانچہ حدیث میں ہے: ''ایک کنواری لڑکی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ میرے باپ نے میری شادی ایسی جگہ پر کردی ہے جسے میں پسند نہیں کرتی ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا کہ تو چاہے تو اسے برقرار رکھے یا فسخ کردے۔'' (ابوداؤد: کتاب النکاح)

اسی طرح خنساء بنت خذام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے میری شادی کردی جو مجھے ناپسند تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح فسخ کردیا۔'' (بخاری کتاب النکاح)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر سرپرست کسی نابالغہ کا نکاح اپنی مرضی سے کردے اور بلوغت کے بعد وہ لڑکی اسے پسند نہ کرے تو اسے پورا پورا اختیار حاصل ہے۔ چونکہ اس دور میں اس اختیار کو غلط طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے ناجائز مطلب برآری کی روک تھام کے لئے چند ایک شرائط بیان کی جاتی ہے۔

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کے لڑکی کے والدین یا سرپرست اپنی برادری کی مجبوری یا باہمی ناچاقی کی وجہ سے اپنی لڑکی وہاں آباد نہیں کرنا چاہتے۔ جہاں بچپن میں اس کا نکاح ہوا تھا لیکن وہ اپنی عزت کو بھی داغدار نہیں کرنا چاہتے۔ اس بنا پر وہ لڑکی کو ''خیار بلوغ'' کا فرمادیتے ہیں۔ یہ حیلہ اس لئے کارگر نہیں ہے کہ خیار بلوغ عرصہ درازتک قائم نہیں رہتا۔ بلوغ کے عرصہ دراز کے بعد یہ اختیار غیر مؤثر ہوگا لڑکی کو چاہیے کہ اگر وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے۔ تو سن شعور وتمیز کے بعد اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کردے۔ اگر پہلے سے اسے علم نہ تھا تو جب بھی بالغ ہونے کے بعد اسے علم ہو تو فوراً اپنے خیار بلوغ کو استعمال کرتے ہوئے اپنی رائے کو ظاہر کردے بصیرت دیگر طرفین کی خاموشی سے رضامندی سمجھی جائے گی جس سے خیار بلوغ ساقط ہوجائے گا۔

صرف خیار بلوغ کے استعمال سے نکاح فسخ نہیں ہوگا بلکہ اس سلسلہ میں عدالت کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے یا اپنے گاؤں کے سر کردہ آدمیوں پر مشتمل پنچایت میں اپنا معاملہ پیش کردیا جائے۔ جب تک اپنی پسندیدگی کے اظہار کے بعد عدالت یا پنچایت فیصلہ نہ کرے نکاح فسخ نہیں ہوگا۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:351